[TO BE INTRODUCED IN THE NATIONAL ASSEMBLY]

A

BILL

further to amend the Pakistan Penal Code 1860 (Act XLV of 1860)

WHEREAS it is expedient further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 (No. XLV of 1860) for the purposes hereinafter appearing;

It is hereby enacted as follows:-

1. **Short title and commencement.-** (1) This Act may be called the Pakistan Penal Code (Amendment) Act, 2021.

(2) It extends to the whole of Pakistan.

(3) It shall come into force at once.

2. **Insertion of new section 369A, Act XLV of I860.-** In the Pakistan Penal Code, 1860 (No. XLV of I860), hereinafter referred to as the said code, after section 369, the following new section, shall be inserted, namely:-

"369-A. Kidnapping of newly born child from hospital, etc. Whoever kidnaps any newly born child from a hospital or medical facility, with *malafide* intention shall be punished with imprisonment which may extend to twenty five years, and shall also be liable to fine up to five hundred thousand rupees, in addition to that, punishment would also be extended towards the administration of related hospital or medical facility with a fine determined by the court.".

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

The cases of abduction of children in Pakistan are being reported from all parts of the country. Children are being abducted for ransom, smuggling, forced begging and many other heinous purposes. Pakistan is among the top five most dangerous countries in the world for kidnapping for ransom.

2. Abduction or kidnapping of an infant is traumatic both for parents and the child victim. It is a kind of abduction apart from kidnapping for ransom and so on. Abduction is a criminal offence in Pakistan. Keeping in view the rising number of abduction of infants from hospitals, there should be strict punishment including heavy fines against the kidnappers, as well as fines upon the administration of relevant hospital or Medical Centre.

3. This Bill seeks to achieve the aforesaid objective.

Sd/-
MR. NAVEED AAMIR JEEVA,
Member, National Assembly

[قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے]

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء) میں مزید ترمیم کرنے کا

بل

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لئے مجموعہ تعزیرات پاکستان، ۱۸۶۰ء (ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء) میں مزید ترمیم کی جائے؛

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ۔۔** (۱) ایکٹ ہذا مجموعہ تعزیرات پاکستان (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۲۱ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء، دفعہ ۳۶۹/الف کی شمولیت۔۔** مجموعہ تعزیرات پاکستان، ۱۸۶۰ء (نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء) میں، جس کا بعد ازیں مذکورہ ایکٹ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے، دفعہ ۳۶۹ کے بعد، حسب ذیل نئی دفعہ شامل کر دی جائے گی، یعنی:۔

"**۳۶۹/الف۔ ہسپتال سے نومولود بچے کا اغواء، وغیرہ۔۔** جو کوئی ہسپتال یا طبی ادارہ سے، بدنیتی کے ساتھ کسی نومولود بچے کو اغواء کرے گا اسے پچیس سال تک کی سزائے قید دی جائے گی، اور وہ پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ علاوہ ازیں، متعلقہ ہسپتال یا طبی ادارہ کی انتظامیہ کو بھی اتنے جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کا تعین عدالت کرے۔"۔

بیان اغراض و وجوہ

پاکستان میں ملک کے تمام حصوں سے بچوں کے اغواء کے واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں۔ بچوں کو تاوان، سمگلنگ، جبری گداگری اور کئی دیگر قبیح اغراض کے لئے اغواء کیا جا رہا ہے۔ پاکستان دنیا بھر کے اغواء برائے تاوان کے لئے بدنام پانچ خطرناک ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ دہشت گرد اپنے مالی وسائل میں اضافہ کرنے اور ان کو خودکش بمباروں کی فوج کی نفری بڑھانے کے لئے بھی بچوں کو اغواء کر رہے ہیں۔

شیر خوار بچے کا اغواء والدین اور متاثرہ بچے دونوں کے لئے صدمہ کا باعث ہوتا ہے۔ یہ اغواء برائے تاوان سے ہٹ کر ایک قسم کا اغواء ہی ہے۔ پاکستان میں اغواء ایک فوجداری جرم ہے۔ ملک بھر میں ہسپتالوں سے شیر خوار بچوں کے اغواء کے واقعات کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے، اغواء کنندگان کو سخت سزا دیئے جانے کے ساتھ ساتھ ان پر بھاری جرمانے عائد کئے جانے چاہئیں اور متعلقہ ہسپتال یا طبی مرکز کی انتظامیہ پر بھی جرمانے عائد ہونے چاہئیں۔

بل کا مقصد متذکرہ بالا غرض کا حصول ہے۔

دستخط/۔

جناب نوید عامر جیوا،

رکن، قومی اسمبلی۔